20/9/2017

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میڈم سپیکر رولز 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: It is the desire of the House that rules No.124 may be relaxed under rule 240 to allow the Honourable Member and Members to move their resolutions. Those who are in favor may say 'Yes' and those who are against it may say No'

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Ayes have it.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم! میڈم سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ اجلاس میانمار میں جاری روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ظلمانہ پر تشدد کارروائیوں پر شدید غم وغصے اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انکے تحفظ وسلامتی کو یقینی بنائے اور انکو بنیادی انسانی حقوق ان کو دلائیں۔ میانمار میں ایک طویل عرصے سے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف قتل وغارتگری، پر تشدد سرگرمیاں گھروں اور کھیتوں کو نذر آتش کرنا اور انکو گھروں سے نکالنا جیسی کارروائیاں جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے پانچ لاکھ سے زائد آبادی ملک چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ دو لاکھ سے زیادہ روہنگیا بنگلہ دیش میں کیمپوں میں بے سروسامانی کی حالت میں وہ ہیں اور دیگر مختلف ممالک میں سمندری راستوں سے منتقل ہوگئے ہیں۔ 1982 میں فوجی آمریت کے زمانے میں اس پوری آبادی کو قومی شہریت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اور اسکے بعد انکے خلاف پر تشدد اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے روہنگیا مسلمانوں کو دنیا میں سب سے زیادہ ظلم کا شکار گروپ قرار دیا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے انکو ظلم نے بچانے کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ میانمار کے صوبے راکائین میں آباد اراکان روہنگیا مسلمانوں کے خلاف پہلے خود اسی صوبے کی اکثریت آبادی جنکا تعلق بدھ مت سے ہے نے یہ ظلمانہ کارروائیاں کیں اور انکی فصلوں اور گھروں کا نذر آتش کر کے انکے بچوں خواتین اور نوجوانوں کو قتل کرتے رہے اور جب مسلمانوں نے اپنی حفاظت کی کوشش کی تو برما کے باقاعدہ فوج نے انکی حفاظت کی بجائے انکو بڑے پیمانے پر ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا۔ میڈم سپیکر ان ظالمانہ انسانیت سوز کارروائیوں نے پوری دنیا میں ایک اضطراب اور بے چینی پیدا کی ہے جن سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہے۔ خیبر پختونخوا کے ارکین، ارکان اسمبلی میانمار میں ان مظلوم روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان ظالمانہ واقعات کے روک تھام کیلئے موثر اقدامات اٹھائے۔ اسلامی کانفرنس تنظیم اور مسلمان حکومتوں سے فوری طور پر رابطے کئے جائیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس بلا کر اسی صوبے میں عالمی امن کیلئے فوج روانہ کی جائے اور اجلاس ان مظلوموں کی داورسی اور امداد کیلئے دیگر تمام ذرائع سے مالی اور مادی تعاون کی بھی حمایت کرتا ہے۔ اور بین الاقوامی اور قومی وفلاحی اداروں اور تنظیموں سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ براہ راست امدادی کارروائیاں کرے۔ اجلاس سپیکر اسمبلی سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ ارکان اسمبلی پر مشتمل ایک ٹاسک فورس تشکیل دے جو اس نازک اور اہم مسئلے پر متعلقہ اداروں اور وفاقی حکومت کے ذمہ داران سے رابطہ کر کے موثر اور ٹھوس اقدامات کو یقینی بنائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آزمائش اور مشکل کی اس گھڑی میں روہنگیا مسلمانوں، بہن بھائیوں اور بچوں کی حفاظت فرمائے۔ اس

20/9/2017

قرارداد میں میرے ساتھ سینئیر وزیر عنایت اللہ خان صاحب، محمد علی خان، اعزاز الملک افکاری صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب کے نام شامل ہیں۔ یہ متفقہ طور پر ہم ہاؤس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔ اس میں اپوزیشن کے بھی نام ہیں لیکن Lets see if they come we will add them because تین چار اپوزیشن کے بھی ہیں تو شوکت صاحب You آپ بتائیں۔ اور Female سے دینا ناز بولے گی۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت یوسفزئی: میرے خیال سے اس پر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تھوڑا اگر ڈسکشن ہو جاتا اور اس کے بعد قرارداد آتی لیکن خیر کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت OIC بنی ہوئی ہے اسلامی ممالک کے جو بڑے بڑے ممالک ہیں اس میں پاکستان ایٹمی قوت ہے۔ اسلامی ملکوں کی OIC بنی ہوئی ہے اور جناب سپیکر! اس وقت جو روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم، جو بربریت اور جس طریقے سے ان کو مارا جا رہا ہے سوشل میڈیا پر ان کی تصاویر آ رہی ہیں۔ ان کے بچوں کی، ان کی خواتین کی۔ تو میں، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ہمارے جو اسلامی ممالک ہیں ان کا کیا رول بنتا ہے؟ OIC کس لئے بنا ہے؟ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جو منتخب ممبران ہیں یو جو باہر کے لوگ ہیں وہ سارے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اگر ہم ایک چھوٹی چھوٹی چیزوں پر، اگر یہاں پر ایک چھوٹا سا واقعہ ہوتا ہے تو UNO میں فوراً انسانی حقوق کی تنظیمیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ انسانی حقوق کی وہ تنظیمیں جن کو امن ایوارڈ ملا ہے، آن سوچی، جو اس وقت لیڈ کر رہی ہے گورنمنٹ کو میانمار میں۔ میں یہ، ہمارے اس ایوان کو مطالبہ کرنا چاہئے کہ امن ایوارڈ آپ کس کو دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کو دے رہے ہیں جو پوری دنیا کے سامنے ایک ہنسی بنی ہوئی ہے، جو مظالم ڈھا رہے ہیں، سوشل میڈیا پر تصاویر آ رہی ہیں۔ میں، جناب سپیکر میں عرض کروں گا اپنے بھائی سے کہ تھوڑا سا Amendment کریں۔ پہلی بات تو یہ کہ UNO جو بنی ہے جو اپنے آپ کو چمپئین کہتا ہے انسانی حقوق کا، وہ کیا رول ادا کر رہا ہے؟ پھر دوسرا یہ ہے کہ ہماری جو حکومت ہے اس کی خارجہ پالیسی کیا کہہ رہی ہے؟ صرف یہ کہ عمران خان نے ایک لیٹر لکھا UNO کو۔ اس کے بعد ہماری خارجہ پالیسی نے ایک، ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا؟ بس یہیں تک؟ بات ختم؟ میرے خیال سے کہ یہ ایسا ظلم ہے کہ اس کو، اس پر خاموش رہنا، کشمیر کے ایشو پر ہم خاموش رہے، ہم نے وہ رول ادا نہیں کیا جو کشمیری ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ ہم فلسطین کے ایشو پر وہ رول ادا نہیں کر سکے جو وہ ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں۔ اور یہ جو روہنگیا کے مسلمان، جو اس وقت میرے خیال سے وہ دنیا ہے جو پل پل کی خبر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے۔ تو کہاں ہیں وہ انسانی حقوق کی تنظیمیں؟ میرے خیال سے کہ پھر ہم سب کو اس کی مذمت کرنی چاہئے کہ کیا یہ جو مسلمان ہیں یہ کیا انسان نہیں ہیں؟ ہم اس بنیاد پر نہیں کہہ رہے کہ یہ مسلمان ہیں۔ ہم اس بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ انسانیت کو ختم کیا جا رہا ہے۔ تو جناب سپیکر میری یہی گزارش ہے کہ جو ہم Resolution کر رہے ہیں اس Resolution میں کم از کم UNO کی مذمت کرنی چاہیئے، انسانی حقوق کی تنظیموں کی مذمت کرنی چاہیئے اور جو ہماری پاکستان کی خارجہ پالیسی ہے، ایک Vibrant خارجہ پالیسی ہونی چاہیئے جو کسی کے دباؤ میں نہ ہو۔ ہم اس وقت ایک ایٹمی پاور ہیں۔ سارے اسلامی ممالک ہماری طرف دیکھ رہے ہیں لیکن ہماری طرف سے صرف مذمتی قرارداد؟ میرے خیال سے یہ کافی نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا پورے ایوان سے کہ روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ پورا عالم اسلام کھڑا

ہے لیکن پاکستان کو زیادہ کردار ادا کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اسلامی ملک بھی ہے اور ایک نظریہ کی بنیاد پر بنا ہے اور ساتھ ایٹمی ملک ہے اور سب سے طاقتور ترین فوج اس وقت پاکستان کے پاس ہے۔ تو یہ ہم پورے ایوان کے ذریعے یہ مطالبہ کریں گے کہ خارجہ پالیسی جو ہے وہ ایسی، ایسی خارجہ پالیسی جو پتہ چلے کہ یہ روہنگیا کے مسلمانوں کیلئے ایک آواز اٹھا رہی ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ جو آنگ سوچی ہے جس کو امن ایوارڈ ملا ہے وہ امن کی دشمن ہے اس سے یہ ایوارڈ واپس لیا جائے۔ اگر UNO اس طرح کے ایوارڈ تقسیم کرنا چاہتا ہے تو ہم اس طرح کے ایوارڈز کے مذمت کریں گے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو یہ، یہ کھڑا ہونا چاہیئے جو ہمارے اسلامی ممالک ہیں، روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، ان کیلئے آواز اٹھانی چاہیئے اور اس کیلئے ایک موثر، میں کہتا ہوں کہ UNO کو اتنا پریشر میں لانا چاہیئے کہ وہ مجبور ہو جائے کہ وہ وہ جو مظالم ہو رہے ہیں وہ ان کو بند کر دے۔ بہت بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Thank you. جی Ladies کی طرف سے دینا ناز کا وہ آیا تھا تو دینا ناز پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: میڈم سپیکر میں

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دینا ناز کا، پھر آپ کا، I will come back to you قلندر لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: میڈم سپیکر! آپ نے مجھے بھیجا تھا اپوزیشن کے دوستوں کے پاس۔ میں گیا ہوں، انہوں نے میری بات سنی ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ ایجنڈے کی بات نہیں ہے، اسمبلی کی کوئی بزنس کی بات نہیں ہے، ہمارا کوئی ایسا بل نہیں ہے جو ہم آپ سے پاس کرانا چاہتے ہیں، یہ برما کے مسلمانوں کی بات ہے اور یہ جب بھی آپ ٹی وی دیکھتے ہیں تو روتے ہیں ان کی حالت زار پر۔ تو اس پر، ایجنڈے میں اب یہ میڈم صاحبہ نے ابھی یہ رکھا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کے بحث میں شرکت کریں۔ انہوں نے میری بات کو سنا لیکن انہوں نے کہا کہ چونکہ ہمارا اپوزیشن لیڈر بھی اٹھ گیا ہے اور بہت سے دوست ہم میں سے چلے گئے ہیں اس لئے انہیں نے آنے سے معذرت کی۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے سامنے یہ بات رکھ دوں کہ یہ اس لئے میں آپ کو یہ بات بتانی ضروری سمجھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر یہ کورم پورا نہیں ہے

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا دینا ناز پھر تو کورم، کورم Count کریں ذرا پلیز۔ کورم کاؤنٹ کریں۔ نگہت بی بی کہتی ہیں کورم Complete نہیں، نگہت کاؤنٹ۔ سیکرٹری صاحب Count کریں ذرا۔ جی شاہ فرمان صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ Count کریں۔

جناب شاہ فرمان: میڈم سپیکر! بالکل آنریبل ممبر کا حق ہے انہوں نے کورم کی نشاندہی کی۔ صرف اس بات کا افسوس ہے کہ روہنگیا کے مسلمانوں کے اوپر Debate چل رہی تھی۔ اگر اس کے دوران ان کو کورم کے اوپر۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس شاہ فرمان خان

جناب شاہ فرمان: نہیں لیکن چونکہ یہ Debate آج ہونی چاہیئے

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں اچھا دو منٹ کیلئے پلیز یہ بیل بجادیں پہلے lets see ہم صرف دو ممبر کم ہیں I think. چلیں ایک وہ آگیا۔ گران گران بیٹھ جاؤ کرسی پر پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر تعداد پوری نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Lets see اگر تعداد کم ہے تو we will adjourn دو منٹ کیلئے بیل اور پھر۔ شوکت، شوکت پلیز بیل بج رہی ہے ذرا۔ نگہت بی بی بیل ذرا ختم ہو جائے۔ جی۔ نہیں یہ بیل، شاہ فرمان صاحب بیل ہو رہی ہیں، بیل ہو رہی ہے(۔۔۔۔۔شور۔۔۔۔۔)دو منٹ کیلئے بیل اور پھر Count کریں۔(۔۔۔۔۔شور۔۔۔۔۔) Count کرلیں۔اچھا گوہر صاحب بھی آگئے ہیں۔ بیٹھیں جی گوہر صاحب۔ کورم از کمپلیٹ۔ گوہر صاحب بیٹھ جائیں۔ جی دیناناز۔

محترمہ دیناناز: شکریہ میڈم سپیکر۔ میری، میری یہ درخواست ہے کہ یہ بہت اہم مسئلے کے اوپر بات چل رہی ہے۔ مسلمان بہت بیدردی کے ساتھ مارے جارہے ہیں برما میں۔ برما جل رہا ہے۔ میری یہ درخواست ہے فورم سے کہ ذرا اس بات کو سنیں۔ میری بات سنی جائے۔ میں، برما میں جو کچھ ہو رہا ہے میڈم سپیکر(۔۔۔۔۔شور۔۔۔۔۔)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You carry on Dina.

محترمہ دیناناز: میڈم سپیکر ہم لوگ آج کل جو سوشل میڈیا پر اور یہ برما میں جو کچھ ہو رہا ہے جس قسم کے تصاویر ہم دیکھتے ہیں جو وہاں پر ظلم کی انتہا ہو رہی ہے، مسلمانوں کی تو یہ، مسلمانوں کی تو یہ انتہائی، ہمارے لیئے تو یہ ایک انتہائی افسوسناک اور دکھی قسم کا یہ Situation ہے ہی ہے لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ انسانی حقوق کی یہ جو تنظیمیں ہیں، انسانیت، انسانیت کی اتنی زیادہ بے عزتی، خواتین کی، بچوں کی، اتنا زیادہ اگر ان کو مذہب کی وجہ سے بیدردی سے مارا جارہا ہے۔ یہ جہاد کیلئے اس سے زیادہ اور کون سا مقام ہوگا کہ جہاں پر اسلام کے نام پر خواتین کو اتنی سزائیں مل رہی ہیں، ان کے بے حرمتی ہو رہی ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ایسی تصاویریں جان بوجھ کر بھیجی جاتی ہیں تاکہ پوری دنیا ان کو دیکھے۔ یہ جو ظلم ہو رہا ہے یہ ظلم، آج کل اتنی میڈیا تیز ہے کہ یہ چیزیں رپورٹ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر ان تصویریں، خواتین کی برہنہ تصویریں اور ان کی لاشوں کی جتنی زیادہ بے حرمتی ہو رہی ہے اور چھوٹے بچوں کو جس بیدردی سے اور وہاں سے، برما سے ان کے جو بیانات آتے ہیں کہ ان کو اس لیئے سزا دی جارہی ہے کہ یہ اسلام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں برما میں۔ یہ اسلام جو ہے اس کو Follow کررہے ہیں اور یہ ہمارے لیئے یہاں انتشار پیدا کررہے ہیں۔ تو میں یہ اس مقدس ایوان کے یہاں توسط سے Being خواتین کا ایک نمائندہ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بی بی بس راؤنڈ اپ کرلیں

محترمہ دیناناز: میڈم میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک، کہ ہم اپنے ملک کی بات کریں گے، ہر خطے سے میرا خیال میں اس چیز پر احتجاج ضرور ریکارڈ کیا گیا ہے کہ بھئی یہ بہت برا ہو رہا ہے اور ایک درد ہے، ایک درد ہے، ایک انسانیت جو ہے سوز درد ہے۔ اور اس کے ساتھ جو ہے مسلم جتنے بھی ممالک ہیں ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی تھینک یو دینا۔ ابھی اور، اور Thank you Dina very much.

محترمہ دینا ناز: اور اب میڈم پاکستان کی بات کریں گے۔ یہاں ہماری بہت ساری سیاسی پارٹیاں ہیں، کچھ ہمارے ایسے بھی معزز لیڈر ہیں جو اسلام کے نام پر انہوں نے پارٹیاں بنائی ہوئی ہیں اور وہ جو ہے ہر ایک ایشو پر، مطلب ہے اسلام، اسلام کے ساتھ، کیا میں یہ، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں میڈم کہ کیا یہ وہ مقام نہیں ہے کہ جو ہماری مذہبی پارٹیاں، جو پولیٹیکل پارٹیاں ہیں کیا وہ آگے آئیں۔ وہ اس وقت جہاد کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔ دینا میں نے اس وقت بل پاس کروانا ہے دینا. Thank you

محترمہ دینا ناز: وہ احتجاج کریں ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔ خواتین کیلئے کریں اور

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Resolution پاس کروانا ہے اسی پر۔ جی مظفر سید صاحب۔ Thank you Dina for representing the ladies. Thank you. جی مظفر سید صاحب۔ اب آپ اس کا پوراوہ کریں کہ میں Resolution پاس کروں۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میری ریکویسٹ ہے کہ، پورے ہاؤس سے کہ اس ریزولوشن کو Unanimously پاس فرمائیں۔

Madam Deputy Speaker: This is the desire of the house that the Resolution moved by the honourable members may be passed. Those who are in favour may say," YES" and those who are against it may say, "NO".

(The Resolution was carried)

Madam Deputy Speaker: "AYES" have it. The Resolution is passed unanimously. Thank you. You want to say something, Shah Farman? Ok.